

38579 - جب قیء غالب ہو اور بغیر ارادہ و قصد کے کچھ معدہ میں واپس چلی جائے تو روزہ فاسد نہیں ہوتا

سوال

میں حمل کے دوسرے ماہ میں ہوں اور رمضان المبارک میں مجھے قیء آتی ہے رہتی اور بعض اوقات تو مغرب سے تھوڑی دیر قبل آتی ہے ، اور بعض اوقات محسوس ہوتا ہے کہ حلق تک آپہنچی ہے اس کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اول :

امام خطابی اور ابن المنذر رحمہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے کہ :

علماء کرام کا اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ جان بوجھ کر یعنی عمداً قیء کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے ، اور یہ کہ اگر قیء غالب آجائے ( یعنی خود بخود ہی آئے ) تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا ۔

دیکھیں : المغنی لابن قدامہ المقدسی ( 4 / 368 ) ۔

اس کی دلیل سنت نبویہ میں پائی جاتی ہے امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

( جس پر قیء غالب آجائے ( یعنی خود آئے ) اس پر قضاء نہیں ، اور جو جان بوجھ کر عمداً قیء کرے اسے قضاء کرنا ہوگی )

سنن ترمذی حدیث نمبر ( 720 ) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے صحیح ترمذی میں صحیح قرار دیا ہے ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فتاویٰ میں کہتے ہیں :

قیء کے بارہ میں یہ ہے کہ اگر عمداً قیء کی جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا ، لیکن اگر خود بخود آئے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا ۔ اھ

دیکھیں مجموع الفتاویٰ الکبریٰ ( 25 / 266 ) -

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالیٰ سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

جس شخص کو خود بخود ہی قیء آجائے کیا وہ اس دن کے روزہ کی قضاء کرے گا کہ نہیں ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا جواب تھا :

اس پر قضاء نہیں ، لیکن اگر اس نے جان بوجھ کر قیء توقضاء کرنا ہوگی ، اور مندرجہ بالا سابقہ حدیث سے ہی استدلال کیا ہے ۔ اھ

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ سے مندرجہ ذیل سوال پوچھا گیا :

کیا رمضان المبارک میں قیء سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے ؟

توشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا جواب تھا :

اگر تو انسان نے عمداتیء کی ہوتو اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے ، لیکن اگر خود بخود ہی قیء ہو جائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا ، اس کی دلیل ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ کی حدیث ہے ، اور اوپر بیان کی گئی حدیث ہی ذکر کی ہے ۔

اگر آپ کو خود بخود قیء آجائے تو آپ کا روزہ نہیں ٹوٹے گا ، اور اگر انسان یہ محسوس کرے کہ اس کے معدہ میں گڑبڑ ہے اور ہوسکتا ہے اس میں سے کچھ باہر نکل آئے تو کیا ہم یہ کہیں گے کہ : آپ پر واجب ہے کہ اسے روکیں ؟ یا پھر اسے جذب کر لیں ؟ نہیں ، لیکن ہم یہ کہیں گے :

آپ ایک الگ اور درمیانہ موقف اختیار کریں ، نہ تو جان بوجھ کر قیء کریں اور نہ ہی اسے روکیں ، اس لیے کہ اگر جان بوجھ کر قیء کرو گے تو روزہ ٹوٹ جائے گا ، اور اگر اسے روکیں گے تو اس سے ضرر اور نقصان اٹھائیں گے ، اس لیے آپ اسے اس کی حالت پر چھوڑ دیں اگر تو آپ کے بغیر کسی فعل اور دخل کے باہر نکل آئے تو آپ کو کچھ نقصان نہیں اور نہ ہی اس سے روزہ ٹوٹے گا ۔ اھ - دیکھیں فتاویٰ الصیام صفحہ نمبر ( 231 ) -

دوم :

جب قیء انسان کے بغیر قصد و ارادہ کے قیء معدہ میں واپس آجائے تو اس کا روزہ صحیح ہے ، اس لیے کہ ایسا اس کے اختیار پر بغیر ہوا ہے ۔

اللجنة الدائمة ( مستقل فتویٰ کمیٹی ) سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

روزہ دار نے قبیئہ کی اوربغیر کسی عمد کے نکلنے کا حکم کیا ہے ؟

کمٹی کا جواب تھا :

اگر توجان بوجھ کر قبیئہ کی تو اس کا روزہ فاسد ہوگیا ، لیکن اگر قبیئہ خود بخود ہی آجائے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا ، اور اسی طرح اگر اس نے جان بوجھ کر اسے نہیں نگلا تو روزہ فاسد نہیں ہوگا ۔ اھ

دیکھیں : فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء ( 10 / 254 ) ۔

والله اعلم .